بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — یوم تأتیہ بشارۃ من ربک — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۱۳ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۱۵ ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴۔ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو اسہال اور ضعف کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس کی تکلیف میں بہت افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔

آج ”الازڈے“ (انتخابوں کا دن) منایا گیا۔ اس سلسلے میں مدارس میں تعطیل رہی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف تقاریر ہوئیں۔ اگر موسم اچھا رہا۔ تو شام کو مختلف کھیلیں بھی ہوں گی۔

جناب خان صاحب برکت علی صاحب کچھ عرصہ کے لئے رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کے صدر ہوں گے۔

صوبہ یو۔پی میں مبلغین کا جو وفد دورہ کر رہا تھا۔ وہ اپنا کام ختم کر کے ۱۲۔جون کو واپس پہونچ گیا۔

مسلم ”علماء“ اور خدمتِ خلق

ہندوستان میں ایک ایسا آرڈیننس نافذ ہے جس کی رو سے ہر شہری کو سپیشل پولیس کانسٹبل بھرتی کیا جا سکتا ہے۔ اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ سلہٹ (آسام) کی جمعیۃ العلماء کے ممبر آٹھ مولویوں کو ایک ایک روز قید کی سزا دی گئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے سپیشل پولیس میں بھرتی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ خبر پڑھ کر مسلمانوں کی زندگی کا ایک اور تاریک پہلو نظر کے سامنے آ گیا۔ مسلم علماء کا طبقہ آج سپاہ گری سے کوسوں دور ہے حتیٰ کہ ملکی اور شہری ضرورت اور قیام امن کی خاطر وہ رضاکارانہ خدمت کو بھی اپنے لئے عار سمجھتے ہیں اور اس پر جیل کی ہوا کھانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنا کام صرف مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھا دینا۔ اور اپنے خیالات سے اختلاف کرنے والوں کے خلاف کفر و الحاد کے فتوے صادر کرنا سمجھ رکھا ہے۔ باقی دنیا کا ہر کام ان کے دائرہ عمل۔ اور ان کے فرائض سے خارج ہے۔ اور مسلمانوں کی پستی اور ان کے زوال کے بواعث میں سے ایک اہم باعث یہ بھی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ علماء اسلام میدان علم و عمل اور میدان دنیا کے یکساں شہسوار تھے۔ علوم دینیہ اور معارف قرآنیہ میں کامل دسترس رکھنے کے علاوہ وہ بہترین سپاہی۔ بہترین جرنیل اور بہترین مدبر و منتظم تھے۔ مگر آج کل کے علماء (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) مسجد کے گوشہ۔ وضو کے کوزوں، استنجا کے ڈھیلوں سقاووں اور حجرہ کی چٹائیوں سے باہر کی دنیا کے ساتھ کسی قسم کا تعلق و واسطہ رکھنا اپنی عالمانہ شان کے منافی سمجھتے ہیں۔ آپ شاذ ہی کسی مولوی کو خدمتِ خلق کے کسی کام میں حصہ لیتے ہوئے دیکھیں گے۔ اور اپنی اس تنگ نظری و تنگ خیالی کے نتیجہ میں اپنے ساتھ ملت اسلامیہ کو بھی لے ڈوبے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم نہایت فخر کے ساتھ یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے لئے جو علماء تیار کئے جاتے ہیں۔ وہ بالکل مختلف ہیں۔ ان کے اندر ہر لحاظ سے وسعت نظر پیدا کی جاتی ہے۔ اور یہ بات اچھی طرح ان کے ذہن نشین کی جاتی ہے۔ کہ ان کے فرائض کا دائرہ بہت وسیع اور ہر شعبۂ زندگی پر حاوی ہے۔ خدمتِ خلق ان کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے اور اس پر مذہب و ملت کی کوئی قید اثر انداز نہ ہونی چاہیئے دوسروں کو آرام و آسائش پہونچانے اور فساد و فتنہ کو فرو کرنے کے لئے اپنی زندگی تک کو خطرہ میں ڈالنے سے بھی ان کو ہرگز دریغ نہ کرنا چاہیئے اور جہاں بھی موقعہ ملا ہے۔ احمدی علماء نے اپنے عملی نمونہ سے اس کا ثبوت پیش کیا ہے۔ جس کی تفاصیل افسوس ہے۔ کہ اس وقت پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کے آخری امتحان میں رضاکارانہ خدمات کے لئے ضروری ورزش ایک لازمی مضمون کی حیثیت رکھتا ہے جسے پاس کرنا ضروری ہے۔ اور ان کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح مجاہدانہ سپرٹ موجود ہے جس سے غیر احمدی علماء بالکل کورے ہیں۔ مگر اپنی اس بے عملی کے باوجود یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا مجاہد ظاہر کرتے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف یہ سراسر بے بنیاد پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ جہاد کی منکر ہے۔

ایک نہایت ضروری یاد دہانی

احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مرض میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ شروع ہو جانے کی خوش کن خبر پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ حضور کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے احباب کو دعاؤں کا سلسلہ برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ اجتماعی و انفرادی دونوں طریق پر دعائیں کی جائیں۔ جو دوست روزے رکھ سکیں وہ جمعرات اور پیر کے روزے رکھیں۔ اور تہجد میں دعائیں کریں۔

مساوات کا سبق ——— قرآن کریم

اسلامی عبادات۔ نماز۔ حج۔ عیدین اس مساوات کا عملی مظاہرہ ہیں۔ جو اسلام نے پیش کی۔ مسلمانوں میں مساوات قائم کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہر مسلمان کو قرآن کریم آتا ہو۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "ہم میں ابھی قرآنی مساوات قائم نہیں ہوئی۔ اگر یہ مساوات قائم ہو جائے۔ تو ہر شخص کا براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق ہو جائے۔" الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیم سے یعنی قرآن کریم سے ساری جماعت کو واقف کرا دیں۔ اور ہم میں اس لحاظ سے بھی یہ مساوات پیدا ہو جائے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کرام کا فرض ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے ہاں ایسا انتظام فرما دیں۔ کہ ہر دوست کو ترجمہ قرآن کریم آجائے۔ اس بارہ میں بعض مجالس کو انفرادی طور پر توجہ دلائی جا رہی ہے۔ باقی کی مجالس بھی جلد اپنے ہاں یہ انتظام کریں۔

خاکسار ناصر احمد نائب مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دس سال ختم ہونے سے پہلے فوت ہونے والے مجاہدین کے نام تحریک جدید کی فہرست مجاہدین میں لکھے جائینگے

ایک دوست نے دو سوال دریافت کئے ہیں۔ ان کا ایک سوال مع جواب آج شائع کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال اور اس کا جواب انشاء اللہ تعالےٰ بعد میں شائع کیا جائے گا۔

سوال۔ جو مجاہد تحریک جدید باقاعدہ سالانہ ادا کرتا رہا ہو۔ اور دس سال ختم ہونے سے پہلے فوت ہو جائے۔ تو کیا اس کا نام مجاہدین کی فہرست میں درج ہوگا

بے شک ایسے مجاہدین کے نام جو تحریک جدید کے دوران میں فوت ہو جائیں۔ تحریک جدید کی دس سالہ قربانی کرنے والے مجاہدین کی فہرست میں لکھے جائینگے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو دوست اس دوران میں فوت ہو جائیں۔ ان کی نسبت یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ آخر تک چندہ دیتے رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں جس قسم کے چندہ دہندوں کی فہرست میں آ رہے تھے۔ (یعنی دوسرے سال میں پہلے سال سے زیادہ دیا۔ اور تیسرے سال میں دوسرے سے زیادہ کیا۔ یہ تو سہ سالہ دور دور اول کہلاتا ہے۔ اس میں تو بہر حال اضافہ ہونا لازمی ہے۔ دوسرے دور میں جو چوتھا سال ہے۔ ایک وہ جو چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر پھر آئندہ سالوں میں بڑھاتے جائیں۔ چونکہ چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر اضافہ کرتے جانے کی حضور نے اجازت فرمائی ہے۔ اس لئے یہ گروہ بھی سابقون اولون کا گروہ ہے۔ مگر دوسرا گروہ خاص اور سابقون اولون کا وہ ہے۔ جو ہر سال پہلے سال پر اضافہ کرتا جا رہا ہے یعنی اس نے چوتھے سال بھی تیسرے سال پر اضافہ کیا۔ اور پھر آئندہ ہر سال اضافہ کیا۔ حتیٰ کہ ان کا ہر سال پہلے سال سے اضافہ ہوا۔ یہ درجہ اول اور خاص گروہ ہے۔ پس مراد یہ ہے۔ کہ ان دونوں گروہوں میں سے جس گروہ میں ہوں گے۔ ان میں ان کا نام شامل کیا جائے گا۔ فائنشل سیکرٹری) اس قسم میں ان کا نام شامل کیا جائے گا۔ اور یہ نہ کہا جائے گا۔ کہ انہوں نے پورے دس سال چندہ نہیں دیا۔ کیونکہ ثواب نیت پر ہوتا ہے۔ نہ اس عمل پر جو انسان کے اختیار میں نہ ہو۔ پس ایسے احباب جنہوں نے مثلاً پہلے سال چندہ دیا۔ پھر وہ فوت ہو گئے۔ یا دوسرے سال بھی اور تیسرے بھی دیا۔ مگر چوتھے سال فوت ہو گئے۔ تو ایسے تمام احباب کا نام مجاہدین تحریک جدید کی فہرست میں لکھا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ معتدبہ احباب فوت ہونے والوں کا چندہ ان کے وارثان نے ادا کر دیا ہے۔ بلکہ بعض نے تو اپنے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

امتحاں میں سے گذرتا ہے یہاں ہر نیک و بد	صبر و استرجاع سے تا رحمتیں لے بے عدد
ابتلائے خوف و جوع و نقصِ اموال و نفوس	"ہر چہ آید بر سرِ فرزندِ آدم بگذرد"

لہ استرجاع۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا

عہدہ داران مجالس انصار اللہ کی رپورٹ ماہواری

مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران سے درخواست ہے۔ کہ وہ ماہ مئی ۱۹۴۳ء کی رپورٹ کارگزاری انصار اللہ بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک رپورٹ بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ماہواری رپورٹ میں آپ کی مجلس انصار کی کارگزاری کا ذکر کیا جا سکے۔ عبد الرحیم درد جنرل سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح دس بجے کی ڈاکٹری رپورٹ حسب ذیل ہے۔

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کل رات کے بعد جو بے چینی اور بے خوابی میں گذری تھی۔ کل دن کا وقت آرام سے گذرا۔ اور ٹمپریچر زیادہ سے زیادہ ۹۹.۰ تک پہونچا۔ کھانسی اور جوڑوں کے درد کی تکلیف قریباً قریباً رفع ہو گئی۔ کل دوپہر کو ڈاکٹر عبد الحق صاحب لاہور سے اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب امرتسر سے تشریف لائے۔ اور اطمینان کا اظہار کیا۔ آج شب پرسکون اور گہری نیند کے ساتھ گذری کھانسی بھی نہیں اٹھی۔ آج صبح ۵ بجے ٹمپریچر ۹۸.۸ تھا۔ عام حالت بھی خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درسِ حدیث

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور عمل

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث۔ عن ابی ذرؓ کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حیرۃ المدینۃ فاستقبلنا احد فقال یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ قال ما یسرنی ان عندی مثل اُحُد ھذا ذھبا تمضی علیّ ثالثۃ وعندی منہ دینار الا شیئاً ارصدہ لدین الا ان اقول بہ فی عباد اللہ ھکذا وھکذا وھکذا عن یمینہ و عن شمالہ و من خلفہ

ترجمہ۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے۔ (ایک دفعہ) میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کے میدان میں جا رہا تھا۔ جب ہم احد پہاڑ کے سامنے آئے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابا ذر۔ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو۔ اور وہ میرے پاس تین دن تک پڑا رہے لیکن میں اس میں سے قرض کی (ادائیگی) کے لئے کچھ بچا رکھوں۔ اور ایسے ایسے اس کو اللہ کے بندوں میں تقسیم کر دوں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا۔ دائیں بھی بائیں بھی۔ اور اپنے پیچھے بھی۔

تشریح۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ جن کو وہ وقت آنے پر عملی جامہ پہنا نہیں سکتے۔ خصوصاً طالبعلمی اور نوجوانی کے زمانہ اور حالت غربت میں ایسے خیالات کا اظہار زوروں پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ لوگ خواہش کرتے ہیں۔ کہ اگر خدا ہمیں مال و دولت دے۔ تو ہم صدقہ و خیرات کریں۔ اور دیگر دینی خدمات میں اس مال کو خرچ کریں۔ فلما اتاھم من فضلہ بخلوا۔ مگر جب خدا ان کو مال و دولت دیتا ہے تو وہ بخیل بن جاتے ہیں۔ پھوٹی کوڑی بھی خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اگر ایک شخص جس کے دل میں یہ حقیقی تڑپ ہے۔ کہ وہ خدمت دین اور بذل مال کرے۔ تو اس تڑپ کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ جس حالت میں ہے۔ اسی کے مطابق اب بھی خرچ کرے۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس جو شخص زمانہ غربت میں قلیل خرچ نہیں کر سکتا۔ تو سمجھ لو۔ وہ آیت قرآنی کے مطابق وقت آنے پر بھی بخیل ثابت ہوگا۔ اسی طرح سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندرجہ بالا حدیث میں اپنے جذبات و خیالات اور خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ اگر مجھے احد پہاڑ جتنا سونا مل جائے تو اس کا قیام میرے پاس تین دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان اپنے اندر حقیقت و صلیت کا رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ نے انفاق مال اس کثرت سے کیا۔ جس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔ اگر فی الواقعہ آپ کو احد پہاڑ جتنا سونا مل جاتا۔ تو آپ ضرور اسے تین دن کے اندر اندر تقسیم کر دیتے۔ آپ سے مال کی امثلہ حدیث سے کثرت سے ملتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک قبیلہ کا سردار آپ کی خدمت میں آیا۔ اور اس نے آپ سے بہت سی بھیڑ بکریاں طلب کیں۔ آپ نے دے دیں۔ اس پر آپ کی فیاضی کا اس قدر اثر ہوا کہ اپنے قبیلہ میں واپس جا کر اس نے کہا۔ لوگو مسلمان ہو جاؤ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر دیتے ہیں۔ کہ خود ان کو تنگدست ہونے کا مطلق خوف نہیں۔ اسی طرح آپ ایک دفعہ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ اور لوگوں کو اس قدر دے رہے تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کرنا پڑا۔ یا رسول اللہ اخراجات کے لئے تو کچھ بچا رکھیئے۔ اس وقت ایک انصاری نے آپ کے رجحان طبع کو دیکھ کر کہا انفق ولا تخف من ذی العرش اقلالاً۔ یا رسول اللہ مال کو خرچ کیجئے۔ اور مال کی کمی کے ڈر سے خدا پر بھروسہ کیجئے۔ اس انصاری کے قول سے حضور علیہ السلام کا چہرۂ مبارک فرط مسرت سے چمک اٹھا۔ اسی طرح جنگ حنین میں حاصل شدہ اموال و غنائم آپ نے اہل حنین کے مسلمان ہونے پر اس شرط کے ساتھ مسلمانوں سے واپس دلوا دیئے۔ کہ میں تمہیں (مسلمانوں کو) اس سے دگنا دگنا مال غنیمت دوں گا۔ بعض اوقات وادی کی وادی غنم سے بھری ہوئی آپ نے لوگوں کو دے دی۔

غرض آپ انفاق مال اس کثرت سے فرماتے تھے۔ کہ آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک مہمان کی آمد پر آپ نے ازواج مطہرات سے کھانا منگوا بھیجا۔ تو سب کی طرف سے جواب آیا۔ کہ پانی کے سوا گھر میں کچھ بھی موجود نہیں۔ پس اس فرمان میں کہ میں احد جتنے سونے کو تین دن تک لوگوں میں تقسیم کر دوں۔ آپ نے کسی شاعرانہ تخیل کا اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ امر واقعہ ہے۔ کہ آپ نے کبھی بھی انفاق مال سے بخل نہیں کیا۔ اور آپ بخل سے خدا کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اللھم اعوذ بک من البخل۔ اسی طرح آپ نے ایک دوسرے فرمان میں ارشاد فرمایا۔ لوددت ان اقتل ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل یعنی میری خواہش ہے۔ کہ میں بار بار خدا کی راہ میں اپنی جان فدا کروں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر اپنی جان کو اس کی راہ میں فدا کروں حضور علیہ السلام نے اپنی تمام عمر اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے میں گزاری اور نازک سے نازک وقت میں بھی موت سے جی نہ چرایا۔ دنیا میں یہ دستور ہے کہ کئی لوگ ڈینگیں مارتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں زور آزمائی کا موقعہ ملتا۔ تو ہم یوں حق شجاعت ادا کرتے۔ لیکن وقت آنے پر سب سے زیادہ بزدل وہی ثابت ہوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اگر اس امر کی خواہش فرمائی۔ کہ میں اللہ کے راستہ میں مارا جاؤں۔ تو آپ نے اسے حق کر دکھایا۔ آپ کی وفات دو طریق سے ہو سکتی تھی۔ افائن مات او قتل یا تو آپ بستر پر وفات پاتے یا شہید کئے جاتے۔ آپ نے ان دونوں حالتوں کو اپنے اوپر وارد کیا۔ چنانچہ آپ جب آخری مرض سے بیمار ہوئے۔ تو ایک دن باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ خدا نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے۔ کہ یا تو وہ کچھ اور مدت دنیا میں رہ سکتا ہے یا وہ اپنے رب کے پاس واپس آ جائے۔ تو اس بندہ نے خدا کے پاس جانے کو پسند کیا۔ دیگر صحابہ تو اس تمثیل کو سمجھ نہ سکے۔ لیکن محمد رسول اللہ کے شناسائے راز حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ صحابہ نے حیران ہو کر کہا۔ کہ اس بوڑھے کو کیا ہوا۔ لیکن اس کا پتہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد لگا۔ وفات کے دن آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد بالرفیق الاعلیٰ فرماتے ہوئے کر دی۔ آپ میدان جنگ سے بھی کبھی نہیں گھبرائے۔ جنگ حنین میں جب صحابہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور آپ چند جاں نثاروں کے ساتھ رہ گئے۔ تو آپ نے آگے بڑھ کر فرمایا

انا النبی لا کذب ؛ انا ابن عبد المطلب

یعنی اے لوگو جناب تو تمہارے ساتھ ہے۔ کیا ہوا اگر میرے ساتھی پسپا ہو گئے۔ آؤ میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور آپ ایسی حالت میں اپنی جگہ تیروں اور نیزوں کی بوچھاڑ میں ثابت قدم رہے۔ اسی طرح کے اور بہت سے واقعات ہیں۔ آپکی زندگی میں کئی مرتبہ سخت سے سخت خطرات پیش آتے رہے۔ لیکن آپ نے کبھی بھی موت [illegible] اور بار بار زندہ کیا جاؤں۔ اللھم صل علی محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔ [illegible]

تاریخ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراق پارینہ کا مطالعہ

عنوان بالا کے ماتحت رسالہ اشاعت السنہ اور اخبار چودھویں صدی راولپنڈی کے اکیس[۲۱] اقتباس شائع کئے جا چکے ہیں۔ جن میں "براہین احمدیہ" اور "سرمہ چشم آریہ" پر مولوی محمد حسین صاحب کے تحریر کردہ ریویو کے بعض ضروری حصے بھی تھے۔ اس سلسلہ میں آج ہم جنوبی ہند کے ایک پرانے اسلامی اخبار منشور محمدی (بنگلور) کے بھی دو اقتباس شائع کرتے ہیں۔

یہ اخبار مولوی محمد شریف صاحب کے زیر ادارت شائع ہوتا تھا۔ اور اپنی طاقت کے مطابق مخالفین اسلام بالخصوص پادریوں کا خوب مقابلہ کیا کرتا تھا۔ قبل از دعویٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی چند مضامین اس میں شائع ہوئے تھے۔ جب حضور علیہ السلام کی مہتم بالشان تصنیف "براہین احمدیہ" شائع ہوئی۔ اور اس کے پہلے تین حصے ایڈیٹر صاحب منشور محمدی کے پاس پہنچے۔ تو اسے دیکھ کر انہیں جس قدر خوشی اور مسرت ہوئی۔ وہ ان کے اُس ریویو سے عیاں ہے۔ جو انہوں نے ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ کے پرچہ میں شائع کیا تھا۔ یہ اب سے باسٹھ سال قبل کا لکھا ہوا ریویو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ریویو سے بھی پہلے کا شائع شدہ ہے۔ ذیل میں اس کا ضروری حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے اسے بھی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا:۔

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

"مدت سے ہماری آرزو تھی۔ کہ علماء اہل اسلام سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین کی تائید اور حمایت کی توفیق دی ہے۔ کوئی کتاب ایسی تصنیف یا تالیف کریں۔ جو زمانہ موجودہ کی حالت کے موافق ہو۔ اور جس میں دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن کریم کے کلام الٰہیہ ہونے پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت پر قائم ہوں خدا کا شکر ہے کہ یہ آرزو بھی بر آئی۔ یہ وہی کتاب ہے جسکی تالیف یا تصنیف کی مدت سے ہم کو آرزو تھی۔ براہین احمدیہ ملقب بہ البراہین الاحمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ جس میں مصنف زاد قدرہ الصمد متع المسلمین بطول حیاتہ نے تین سو براہین قطعیہ عقلیہ سے حقیت قرآن اور نبوت محمدیہ کو ثابت کیا ہے۔ افضل العلماء، فاضل جلیل عبیر نبیل فخر اہل اسلام ہند مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کی تصنیف ہے۔ سبحان اللہ! کیا تصنیف منیف ہے کہ جس سے دین حق کا لفظ لفظ سے ثبوت ہو رہا ہے۔ حرف حرف سے حقیت قرآن و نبوت ظاہر ہو رہی ہے۔ مخالفوں کو کیسے آب و تاب سے دلائل قاطعہ سنائے گئے ہیں۔ دعویٰ ہی مدلل، براہین ساطعہ ثبوت ہے۔ مثبت بہ دلائل قاطعہ تاب دم زدنی نہیں۔ اقبال کے سوا چارہ نہیں۔ ہاں انصاف شرط ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ ایہا الناظرین! یہ وہ کتاب ہے۔ جو فی الحقیقت لاجواب ہے۔ زور دعویٰ تو یہ ہے کہ اس کا جواب ممکن نہیں۔ اگر مخالف بشرائط مندرجہ اشتہار جواب لکھیں۔ تو پھر دس ہزار روپیہ بطور انعام نذر ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اگر مخالفوں کو کچھ بھی خدا ترسی ہو۔ تو ان کو بغیر مصارف انعام اس کتاب کے جواب بھی دینا چاہیئے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ حق اور محمد رسول اللہ برحق۔ ہم تو فخریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ جواب ممکن نہیں۔ ہاں قیامت تک محال ہے۔ مخالفوں سے ہمارا بھی یہی سوال ہے۔ کہ اگر اپنے مذہبوں کو حق جانتے ہوں۔ تو آئیے ہمیں گو ہیں میدان ہیں۔ اگر جواب بجواب صواب لکھا جاوے۔ تو دس ہزار روپیہ کا انعام ہے۔ وعدہ مصنف لا کلام ہے۔ لیجیے ہم بھی ایک ہزار روپیہ مزید براں کرتے ہیں۔ دیکھیں ہمارے مخالف بھائی اب بھی حمیت کو کام فرماتے ہیں، یا اپنی ہی لکیر کو پیٹتے ہیں۔

اب روئے کلام مسلمانوں کی طرف ہے۔ بھائیو! کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جس کا ثانی نہیں۔ مصنف نے اسلام کو ایسی کوششوں اور دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ ہر منصف مزاج یہی سمجھے گا۔ کہ قرآن کتاب اللہ اور نبوت پیغمبر آخر الزمان برحق ہے۔ دین اسلام منجانب اللہ اور اس کا پیرو حق آگاہ ہے۔ عقلی دلیلوں کا انبار ہے خصم کو نہ جائے گریز اور نہ طاقت انکار ہے۔ جو دلیل ہے بیّن ہے۔ جو برہان ہے روشن ہے۔ آئینہ ایمان ہے۔ لب لباب قرآن ہے۔ ہاں طریق مستقیم مشعل راہ قویم۔ مخزن صداقت۔ معدن ہدایت۔ برق خرمن اعداء عدو و سوز پُر دلیل ہے۔ مسلمانوں کے لئے تقویت کتاب الجلیل ہے۔ اہل الکتاب کا ثبوت ہے۔ بے دین حیران ہے۔ مبہوت ہے۔ افسوس ہے کہ باوجودیکہ یہ خزینہ ہدایت ہے۔ مگر بے اعانتی کی وجہ سے طبع کتاب میں زر کی حاجت ہے۔ چونکہ بڑی کتاب ہے۔ اس لئے نو دس ہزار روپیہ طبع کتاب میں صرف ہوتا ہے۔ خریداروں کی قلت اور قوم کے مالداروں کی کم توجہی سے طبع کتاب کی جمعیت نہیں۔ صفائی طبع اور خوشخطی سے کتاب کا چھپوانا منظور ہے۔ عمدگی کتاب اور اس کے مفید ہونے کے لحاظ کرتے ہوئے سو روپیہ قیمت بھی کم ہے۔ اور مصارف طبع کا لحاظ کرتے ہوئے اصل قیمت بالنفع ۲۵ روپیہ پڑتی ہے۔ پس خریداروں سے یہ توقع ہے کہ قیمت بمد پیشگی روانہ فرماویں۔ مگر بلحاظ اشاعت مسلمانوں کو نقصان سے بچنے فروخت کتاب منظور ہے۔ یعنی ۱۰ روپیہ اور اقوام دیگر سے ۲۵ روپیہ۔

کیا خوب ہے یہ کتاب سبحان اللہ
ایک دم میں کرے ہے دین حق سے آگاہ
از بس کہ یہ مغفرت کی بتلاتی ہے راہ
تاریخ بھی یا غفور ۱۲۹۷ نکلی واہ واہ

ایسی عمدہ کتاب جس کو مصنف نے کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کر کے منکرین اسلام پر حجت پوری کرنے کیلئے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شائع کیا، افسوس ہے کہ بوجہ عدم اعانت پوری طبع ہونے سے رہ گئی ہے۔ ہندوستان میں کئی اسلامی ریاستیں ہیں، اور مسلمان تو بیشمار ہیں۔ اگر ایک رئیس چاہے، تو خوشنودی خدا اور رسول کیلئے نو دس ہزار روپیہ دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ یوں یہ حضرات دنیا کی ناموری کیلئے ہزارہا بلکہ لاکھ لاکھ روپیہ تک دے چکے ہیں۔ رہے مالدار مسلمان اگر یہ بھی ذرا دین کا پاس کریں تو دو مہینوں کے عرصہ میں پوری کتاب چھپ جا سکتی ہے۔ عام مسلمانوں کی حالت کیا کہیں۔ اگر یہ دینی و قومی بھائی فی کس ایک پائی بھی دینا چاہیں تو براہین احمدیہ کے حجم کی کئی سو کتابیں طبع ہو سکتی ہیں۔ ہماری اور کی تمہیدوں میں ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ ادیان باطلہ کے پیرو اشاعت مذہب کیلئے کیا کچھ ایثار گوارا کرتے ہیں۔ اگر مسلمان ان مذاہب والوں کے ایک عشر عشیر بھی اشاعت مذہب کیلئے خرچ کریں۔ تو کافی ہے۔ امیروں اور مالدار مسلمانوں کو ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ مبلغ کثیر بغیر کسی عوض کے دیں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ عوض جاودانہ آخرت کے علاوہ کتاب براہین احمدیہ بھی بعوض اس مبلغ میں لیں۔ پس باوجود کم ہمتی اور عدم توجہی ظاہر کرنی شیوہ دینداری سے بعید ہے۔

الٰہی مصنف کتاب مبارک براہین احمدیہ کی محنتوں اور عرقریزیوں کا تو ہی شاہد ہے کہ ہم ہیں عاجز بندے محض بے مقدور۔ اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ تیرے دین کی تائید میں سرگرمی دکھائیں۔ اور خریدیں کتاب براہین احمدیہ کو بلا قصور الٰہی ہمارے مذہب کے جو رئیس ہیں، یا مقدور ان کو ہدایت نصیب کیجیئے کہ دے اشاعت مذہب کریں نہ قصور۔ خداوندا جن امیران عالی ہمم نے اس کتاب کی طبع میں اعانت کی ہے۔ اور جن کے نام نامی مصنف نے بشکوری لکھے ہیں۔ اس کا اجر عوض ان کو یہاں بھی دیجیو اور وہاں بھی۔ یا الٰہ یا غفور۔ آمین (اخبار منشور محمدی بنگلور مورخہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ جلد ۱۲ ... تا ۲۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

انبیاء کیوں مبعوث ہوتے ہیں۔ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے۔ کہ لوگوں کو حساس بنانے اور مُردوں کو زندہ کرنے کے واسطے یا یوں سمجھ لیا جائے۔ کہ کہ سمیع و بصیر اور علیم و خبیر خدا نے انسانی زندگی کا جو مقصد قرار دیا ہے۔ جب لوگ اس کو پس پشت ڈال کر اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے لگ جاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اپنے کسی پیارے کو اصلاح خلق کے واسطے مامور کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے نمونہ سے یہ بتائے کہ ان فرائض کو کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ ظلمت کفر کی گھٹائیں چہاروں طرف چھائی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے سپرد اصلاح خلق کا کام کیا۔ آپ نے اس فریضہ کو جس عمدگی سے ادا کیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ خود اپنے جوش تبلیغ اور دین اسلام کی اشاعت کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر شب اور ہر روز آسمان سے مجھے یہ آواز آئے۔ کہ تیری ساری عبادت اور تیرا سارا جہاد اجر کے لحاظ سے بے ثمر ہے۔ تجھے اس کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ اور ہماری طرف سے تو کوئی انعام حاصل نہیں کرے گا۔ تو خدا کی قسم پھر بھی میری سعی جہاد میں ذرا فرق نہ آئے۔ اور میں اپنے کام میں اسی طرح سے لگا رہوں۔ جس طرح کہ اب ہوں۔ کیونکہ میرا اجر انعام و اکرام میں نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی محبت۔ اور اس کا عشق خود اپنی ذات میں میرا اجر ہے"۔

اللہ اللہ کیا پاک جذبات ہیں۔ اور کیسا بے نظیر عشق ہے حقیقت اعدیت سے۔ مگر آخر یہ سعی جہاد کیوں تھی۔ محض اس لئے کہ ہماری زنجیر معاصی میں گرفتاری آپ سے برداشت نہ ہو سکتی تھی۔ غرض اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سخت ظلمت کے زمانہ میں مبعوث فرما کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ حضور کی ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہو کر خود بھی ظلمت سے بچیں۔ اور دوسروں کو بھی ظلمت سے نکالیں۔ تا کہ اس احسان کی ناقدری کرنے والوں میں ہمارا شمار نہ ہو۔ حضور نے اسی لئے کتب تحریر فرمائی ہیں۔ اور خواہش فرمائی ہے۔ کہ ہر احمدی ان کو کم از کم تین بار پڑھے یا سنے۔ ذیل میں حضور کی بعض کتب سے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ جن سے یہ معلوم ہو سکے گا۔ کہ ان کتابوں کا مطالعہ ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر پرستش کیا بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے۔ یا بہت سے تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے۔ جس کو خدا کی محبت اس درجہ اپنی طرف کھینچے۔ کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے"۔

(حقیقۃ الوحی)

خدا تعالےٰ کی راہ میں مصائب برداشت کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "تم خدا کی رضا کو کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں"۔ (الوصیت)

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے۔ جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو"۔ (کشتی نوح)

"تمام برکتیں اخلاص میں ہیں۔ اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں اور یہی موت ہے۔ جس میں زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

"خدا کی سچی اور کامل شریعت کا تعلق جو انسان کی زندگی میں انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کو وحشیانہ حالت سے انسان بناوے۔ اور انسان سے با اخلاق انسان بناوے۔ اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناوے اور نیز اس زندگی میں شریعت کا ایک عمل یہ ہے۔ کہ شریعت حقہ پر قائم ہو جانے سے ایسے شخص کا بنی نوع پر یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ درجہ بدرجہ ان کے حقوق کو پہچانتا ہے۔ اور عدل اور احسان اور ہمدردی کی قوتوں کو اپنے اپنے محل پر استعمال کرتا ہے۔ اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے اس کو علم اور معرفت اور مال اور آسائش میں سے حصہ دیا ہے۔ سب لوگوں کو حسب مراتب ان نعمتوں میں شریک کر دیتا ہے۔ وہ تمام بنی نوع پر سورج کی طرح اپنی روشنی ڈالتا ہے۔ اور چاند کی طرح حضرت اعلےٰ سے نور پا کر وہ نور دوسروں تک پہونچاتا ہے۔ وہ دن کی طرح روشن ہو کر نیکی اور بھلائی کی راہیں لوگوں کو دکھلاتا ہے۔ وہ رات کی طرح ہر ایک حاجتمند کو اپنے سایہ کے نیچے جگہ دیتا ہے۔ اور وقتوں پر اپنے فیض کی بارشیں برساتا ہے۔ وہ زمین کی طرح کمال انکسار سے ہر ایک آدمی کی آسائش کے لئے بطور فرش کے ہو جاتا ہے۔ ان کو اپنی کنار عاطفت میں لے لیتا ہے۔ اور طرح طرح کے روحانی میوے ان کے لئے پیش کرتا ہے۔ سو یہی کامل شریعت کا اثر ہے۔ اور کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حقوق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہونچا دیتا ہے۔ خدا میں وہ محو ہو جاتا ہے۔ اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

"جب تک انسان باریک احتیاط کے ساتھ اعمال صالحہ بجا نہیں لاتا۔ تب تک باریک بھید اس کے دل کو عطا نہیں کئے جاتے"۔ (آئینہ کمالات اسلام)

ان اقتباسات سے یہ امر واضح ہے۔ کہ ہمارا نمازیں پڑھ لینا۔ چندہ دے دینا اور کچھ تبلیغ بھی کر لینا ہم کو امر تمام کے نزدیک سرخرو نہیں کر سکتا۔ جب تک ہم حق تعالےٰ سے تعلق اور درد اور استقامت کے ساتھ عاشقانہ طور پر

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا نہ کریں۔ یہ راہ نہایت ہی دشوار گزار ہے اور بدوں فضل ایزدی حاصل نہیں ہو سکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہونچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے۔ اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہونچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں۔ پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے۔ بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ بہت تنگ ہے۔ اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے۔ کس قدر مشکل ہے آہ صد آہ!! اسی کی طرف اللہ جل شانہ ان آیات میں اشارہ کرتا ہے۔

قل ان کان اباءکم و ابناءکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموها و تجارۃ تخشون کسادها و مسٰکن ترضونها احب الیکم من اللہ و رسولہ و جهاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یهدی القوم الفٰسقین۔

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور اپنے مالوں سے پیار کرتے ہیں۔ وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں۔ وہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

اب میں اس راہ کی کامیابی کے چند موٹے موٹے گر لکھ دیتا ہوں۔

(۱) صراط مستقیم کے واسطے دعا۔

(۲) روزانہ اعمال کا محاسبہ

(۳) قرآن پاک اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کو سمجھ کر پڑھنا۔

(۴) کینہ اور بغض سے اپنے دل کو پاک رکھنا

(۵) آقائے نامدار سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روزانہ درود بھیجنا۔

(۶) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی مبلغین سلسلہ۔ اور روحانی اور جسمانی بیماروں اور محتاجوں کے واسطے روزانہ دعا کرنا

(۷) تبلیغ

(خواجہ محمد اسمٰعیل کٹنی سی۔پی)

موجودہ زمانہ کے مصائب سے محفوظ رہنے کا ایک یقینی اور بے خطا نسخہ

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما (المسیح الموعود)

موجودہ زمانہ شدید آفات کے نزول کا ہے۔ جس کی نظیر ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل کلام مبارک سے واضح ہے۔

وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ بھی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار
یہ جو طاعون ملک میں ہے اسکو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار

گویا حیات انسانی کے سمندر میں ایک سخت تلاطم برپا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلے آسمانی تعلیم کی گھنٹی کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو آنے والے خطرات سے آگاہ فرمایا۔ پھر حضور کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دوسری گھنٹی بجائی گئی یعنی خطرات سے بچنے کے لئے تعلیم احمدیت پر عامل ہونے کی تاکید ہوئی۔ گویا بالفاظ دیگر یہ کہا گیا۔ کہ [illegible] ل جائے۔ اور تیسری گھنٹی کا انتظار کیا جائے۔ چنانچہ خطرات کے یقینی طور پر واقع ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذریعہ تیسری گھنٹی [illegible] بجائی جا رہی ہے یعنی خطرات کے پیش نظر ان کے بچاؤ کے لئے بار بار تعلیم و اصلاح کی ہدایات زور سے جاری فرمائی جا رہی ہیں۔ جس سے یہ مقصد ہے کہ تعلیم احمدیت پر کاربند ہو کر (جو [illegible] تک پہنچنے کے لئے تا مقام ہے۔) اعمال حسنہ کے ذریعہ ہم سلامتی کے کنارہ پر پہونچ جائیں۔ اور انسانی زندگی کا جہاز غرق ہونے سے بچ سکے۔ ورنہ دوسری صورت میں تعلیم پر عمل نہ کرنے کی حالت میں تباہی یقینی ہے۔ یہ آخری الارم ہے۔ اس کے بعد زندگی و موت کا سوال ہے۔ جس طرح سیاہ اور ہولناک آندھی کے نمودار ہونے پر انسانی فطرت کے تقاضہ کے مطابق ہر انسان سخت اضطراب سے اسباب وغیرہ سنبھالنے اور دیگر اشیاء کے محفوظ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اسی طرح موجودہ وقت ہے۔ کیونکہ آخری الارم کیا جا رہا ہے۔ اب کسی مزید انتظار یا اللہ تعالےٰ کے قریب ہونے کی کوشش میں کسی التوا کی ہرگز گنجائش نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں سے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

یعنی مصائب سے بچاؤ کا واحد ذریعہ اس وقت تعلیم احمدیت پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ ہم احمدی جماعت کے تمام افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیار کردہ کشتی (تعلیم احمدیت) میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو دوسرے الفاظ میں سلامتی کے کنارہ پر پہنچنے کے لئے خدائی ضمانت ہے۔ اس موقعہ پر احباب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بموجب تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سب اسباب سے زیادہ اہمیت دعا کو دی جائے۔ یعنی ان ایام میں انفرادی اور اجتماعی رنگ میں غیر معمولی اور بالکل نرالے طریق پر پورے سوز سے دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد پورے ہوں۔ مگر یہ دعائیں ایسی ہوں۔ جو خدا کے فضل اور رحم کی جاذب ہوں۔ کیونکہ ہمارے ذمہ نہ صرف اپنی جانوں کے بچانے کا فرض ہے۔ بلکہ کل دنیا کے دو ارب کے قریب انسانوں کو (جو زندگی کے جہاز میں سوار ہیں) بچانا ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ لہذا تمام فرض نمازوں میں جماعتی رنگ میں اور انفرادی طور پر اس یقین سے کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق ہماری دعاؤں کو سنے گا۔ ترقی سلسلہ احمدیہ۔ صحت و درازی عمر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے بالخصوص اور دنیا کے بچاؤ کے لئے بالعموم بلا ناغہ مسلسل اللہ تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ تاکہ ہم کو جو حربہ اللہ تعالےٰ نے دے کر توپ خانہ کا افسر مقرر فرمایا ہے۔ اسکے استعمال میں کوتاہی نہ ہو۔ ہم سے سب سامان لے لئے گئے ہیں۔ محض بذریعہ جہاد قلم۔ جہاد دعا و نشانہائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں عظیم الشان کام سرانجام دینے ہیں۔ یعنی اسلام کو زندہ کرنے کا اہم کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جس کے لئے ہم شدید ترین روحانی جنگ کے میدان میں سر دھڑ کی بازی لگا کر کود پڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس اہم فرض کو عمدگی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالمجید خان

وصیتیں

نوٹ:- یہ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۷۲۲ منکہ امۃ الکریم بلقیس زوجہ فدا محمد خان قوم بلوچ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہجہان پور ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ یو۔ پی۔ حال دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) اسوقت میری کوئی جائداد نہیں سوائے مندرجہ ذیل کے:-

ایک ہزار روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نفیسیاں طلائی وزن ڈھائی تولہ قیمتی (۱۲۰) ایک سو بیس روپیہ بن طلائی وزن پونہ تولہ قیمتی چالیس روپیہ۔ کانٹے طلائی وزن سات ماشہ قیمتی تیس ۳۲ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد قیمتی چھبیس ۲۶ روپے۔ پازیب نقرئی وزن ۳۴ تولے قیمتی ۲۴ روپے۔ کل میزان مبلغ ۱۲۴۲ ایکہزار دوسو بیالیس روپے بنتے ہیں۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

(۲) اگر میرے مرنے پر کوئی منقول یا غیر منقول جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

(۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ جائداد کی قیمت کے طور پر کروں۔ تو وہ کل رقم واجب الادا سے منہا سمجھی جائے گی۔

خاکسارہ امۃ الکریم بلقیس اہلیہ فدا محمد خان بی۔ اے۔ گواہ شد:- خاکسار فدا محمد خان۔ (خاوند موصیہ) سپلائی ڈیپارٹمنٹ۔

گواہ شد:- خاکسار عبد الکریم احمدی عفا اللہ عنہ والد موصیہ ملازم ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ حال وارد قرولباغ نئی دہلی ۳-۵-۴۳

نمبر ۶۷۴۲ منکہ امۃ الہادی بنت میاں محمد مستقیم صاحب۔ پیشہ طالب علمی عمر ۱/۲ ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر تحصیل و ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے جس کی میں واحد مالک ہوں:-

(۱) سنگر سیونگ مشین مالیتی مبلغ ۱۹۶/- روپیہ

(۲) کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۵۰/- روپیہ

(۳) دست بند نقرئی ۱۰ تولہ مالیتی ۱۰/- روپیہ

(۴) نیز مجھے دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ منجانب والد مکرم ملتا ہے۔ لہذا میں اپنی جائداد مندرجہ ضمن ۱ تا ۳ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصیت کرتی ہوں۔ نیز ضمن ۴ جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کرونگی کہ اپنی حیات میں اپنی وصیت کی ادائیگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ بصورت دیگر صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان کو حق ہوگا کہ وہ میری جائداد سے وصول کرے۔ اور میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۵) نیز جو میری جائیداد علاوہ اس کے جو اوپر درج ہے۔ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار اول صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔

(۶) گو شرعاً مجھے وصیت کا حق حاصل ہے اگر کوئی قانونی روک مانع ہو۔ تو میری وصیت کی ادائیگی کی ذمہ واری قبل از ۱۸ سال محترم والدم میاں محمد مستقیم صاحب انسپکٹر پرائس کنٹرول انبالہ پر ہوگی۔

(۷) اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ میری اس وصیت کو قبول فرماوے اور مجھے اسکے پورا کرنیکی توفیق دے اور احمدیت کی غرض اور نصب العین کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ ربنا توفنا مع الابرار۔ دستخط موصیہ امۃ الہادی بقلم خود

۱۔ گواہ وصیت:- عزیزہ امۃ الہادی کی وصیت کی ادائیگی کا قبل از ۱۸ سال میں ذمہ لیتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ محمد مستقیم بقلم خود مورخہ ۱۶/۲/۴۳ ۲۔ گواہ شد:- کریم بخش بقلم خود

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۲ جون۔ ڈاکٹر خان صاحب نے اعلان کیا کہ کانگرس نے سرحد کی نئی وزارت کا مقابلہ کرنے اور تعطل پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے اجلاس میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ اتحادی طیاروں نے پنٹے لیریا پر قابض ہونے کے بعد لمپاڈوسا پر زبردست بمباری کی مہم شروع کر دی ہے لمپاڈوسا پنٹے لیریا سے ۸۰ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔ رات بھر اتحادی طیارے لمپاڈوسا پر بموں کا مینہ برساتے رہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ پارلیمنٹ کے سات ممبروں نے بین الاقوامی طور پر ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کرنے کی غرض سے ایک کونسل قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کونسل کی غرض و غایت یہ ہوگی۔ کہ اتحادی ملکوں کی طرف سے صاف طور پر اعلان کر دیا جائے کہ ہندوستان کو بھی جنگ کے بعد وہی حقوق اور اختیارات دیئے جائیں گے۔ جو اٹلانٹک چارٹر کے مطابق کئی ایک ممالک کو دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ فرانس کی نیشنل کمیٹی کے ارکان میں فوج کے بڑے بڑے عہدیداروں کو الگ کرنے کے متعلق جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ وہ دُور ہو گیا ہے۔ اسی اختلاف کی بنا پر جنرل ڈیگال مستعفی ہو رہے تھے

ماسکو ۱۲ جون۔ روس میں مشرقی محاذ پر لڑائی کی آگ پھر تیز ہو گئی ہے۔ کوبان میں لڑائی زور پکڑ گئی ہے۔ روسی اور جرمن فوجیں ایک دوسرے سے بُری طرح ٹکرا رہی ہیں، ادھر میوس کے محاذ پر بھی لڑائی کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آج اوریل کے محاذ پر بھی لڑائی پورے شباب پر تھی۔

لنڈن ۱۲ جون۔ برطانی ہوائی جہازوں کی ایک بہت بڑی پارٹی نے مغربی جرمنی پر خوفناک ہوائی حملہ کیا۔ یہ حملہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں سینکڑوں ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ دشمن کو غیر معمولی نقصان پہنچا۔

لنڈن ۱۲ جون۔ فرانس کی قومی آزادی کی کمیٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس کی رُو سے شام اور لبنان کی مکمل آزادی تسلیم کر لی ہے۔ موسیو بیلو شام اور لبنان میں فرانسیسی ہائی کمشنر مقرر نہیں کئے گئے۔ بلکہ انکی حیثیت فرانسیسی سفیر کی ہے۔

واشنگٹن ۱۲ جون۔ امریکہ اور فن لینڈ کے تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا ہو گئی ہے امریکی سفارت خانہ کے افسر امور خارجہ نے فن لینڈ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ جرمنی کی امداد سے انکار کر دے۔ لیکن فن لینڈ نے امریکہ کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات مزید خراب ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی اس تجویز کے مطابق کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں سے ملحق کر دیا جائے۔ پہلا قدم ۲۶ جون کو اٹھایا جائے گا۔ جبکہ کاٹھیاواڑ کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں سندھ ایجنسی میں ملا دی جائینگی۔

سری نگر ۱۲ جون۔ وزیر اعظم جموں و کشمیر نے جو ریاست میں نئی اصلاحات رائج کرنا چاہتے ہیں آج ریاست کے شاہی مہمانوں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مجوزہ اصلاحات پر بحث کی گئی۔

احمد آباد ۱۲ جون۔ حکومت ہند نے کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے متعلق جو اعلان جاری کیا ہے۔ اس کے زیر اثر بہت سے کپڑوں کی قیمتوں میں دس پندرہ فیصدی انحطاط رونما ہو چکا ہے۔ اور خیال ہے کہ آئندہ چند روز میں تیس چالیس فیصدی کمی واقع ہو جائیگی۔

لنڈن ۱۲ جون۔ الجیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنٹے لیریا کی اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اسکی تعداد ۱۲ سے ۱۵ ہزار تک تھی۔

نئی دہلی ۱۲ جون۔ بڑی بڑی منڈیوں میں اناج کے نرخ یہ ہیں۔ گندم۔ ہاپوڑ۔ (یو۔ پی) ۱۳ روپے۔ چاول چاندپور بازار (بنگال) ۲۷/۹/۶۔ پورنیا (بہار) ۲۳/-۔ بریلی (یو۔ پی) ۱۵/-۔ [illegible] (سی۔ پی) [illegible] بزواڑہ (مدراس) ۱۴/۵/۸ کٹک (اڑیسہ) ۹/۸

لنڈن ۱۲ جون۔ آج تمام آزادی خواہ ممالک میں اتحادیوں کا دن منایا جا رہا ہے۔

امرتسر ۱۲ جون۔ سونا۔ ۸۷-۸-۰ روپے
چاندی۔ ۱۲۶ پونڈ ۰-۸-۸۷ روپے

واشنگٹن ۱۲ جون۔ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان نے بھی ارجنٹائن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے

لنڈن ۱۳ جون۔ انگریزی جہازوں نے اٹلی کے ایک اور جزیرہ پر بھی فوجیں اتار کر قبضہ کر لیا ہے۔ اس جزیرہ پر پنٹے لیریا پر قبضہ کرنے کے بعد انگریزی طیارے شدید بمباری کر رہے تھے۔ آج اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے

لنڈن ۱۴ جون۔ امریکن و انگریزی بمباروں نے کل جرمنی کے اہم مراکز کیل اور بریمن پر بڑے زور کے حملے کئے۔ کئی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۴ جون۔ پنٹے لیریا میں جو اطالوی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کو مختلف مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔ صرف جمعہ کے دن ہی دو ہزار آٹھ سو قیدی اس جگہ سے لے جائے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ جون۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے فرانس۔ ہالینڈ اور جرمنی [illegible] کے مختلف اہم ٹھکانوں پر حملے کئے۔

ماسکو ۱۴ جون۔ روسی ہوائی جہازوں نے جرمن مورچوں کے پیچھے جرمنی کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کوبان کے علاقہ میں جرمن فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

چنکنگ ۱۴ جون۔ چینی فوجوں نے دریائے یانگسی کی بندرگاہ "کن سی" پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور علاقہ میں بھی جاپانی فوج کچھ اور پیچھے ہٹ گئی ہے۔

پٹنہ ۱۴ جون۔ بہار [illegible] اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ صدر بہار مسلم لیگ کو کولیشن وزارت کے سلسلہ میں مختلف پارٹیوں سے گفت و شنید کا اختیار دیدیا جائے۔ تاکہ وہ مختلف پارٹیوں سے ملکر لیگ کی طرف سے شرائط طے کر سکیں۔

کراچی ۱۴ جون۔ مسٹر جی۔ ایم سید کو سندھ مسلم لیگ کا صدر اور مسٹر یوسف عبداللہ ہارون کو جنرل سکرٹری منتخب کیا گیا ہے۔ آج صوبائی لیگ نے اپنے اجلاس میں مسٹر جناح پر مکمل اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

لنڈن ۱۴ جون۔ اتحادی طیاروں نے بحرالکاہل کے علاقہ میں جاپانی ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے۔ ڈسک۔ ح کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ نیو برٹن اور رباؤل کے ہوائی اڈوں پر تیس ٹن بم برسائے گئے۔ آگ پچاس میل سے نظر آتی تھی۔ کسکا پر پانچ ہوائی حملے

اطالوی صلح کے خواہشمند ہیں

الفضل کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں لوگوں کو صلح کا بہت انتظار ہے۔ چنانچہ گذشتہ فروری کے ایک خط میں لکھا ہے۔ "موسم سرما اب ختم ہو رہا ہے امید ہے کہ آئندہ موسم بہار میں ہم ایک دوسرے سے مل سکینگے"۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان" میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر